Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 22۔جنوری 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48-83 نمبر 19 | جمعرات 23 رمضان۔1418ھ 22 صلح 1377ھش 22 جنوری 1998ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر جوہر قابل کے لئے خدا نے یہی قانون رکھا ہے وہ اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے۔ اور لوگ ان کے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں، مگر کچھ وقت نہیں گزرتا کہ وہ اس سبزہ کی طرح جو خس وخاشاک میں دبے ہوئے دانے سے نکلتا ہے نکلتے ہیں۔ اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے۔ یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطہ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں، لیکن نہ اس لئے کہ غرق کئے جاویں بلکہ اس لئے کہ ان موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کی تہ میں ہیں۔ وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں نہ اس لئے کہ جلائے جائیں بلکہ اس غرض کے لئے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دکھایا جاوے۔ غرض ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور ہنسی کی جاتی ہے۔ ان پر لعنت کرنا ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اپنی نصرت کی چمکار دکھاتا ہے۔ اس وقت دنیا کو ثابت ہو جاتا ہے اور غیرت الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 515)

ہر لمحہ کو غنیمت سمجھ کر موت کے واسطے تیار رہنا چاہئے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ جب موت آتی ہے تو وہ شخص جس نے اپنی عمر عزیز کو دنیا کے حصول میں ہی ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کیا تھا۔ وہ چونکہ ابھی بہت سے کاموں کو ناتمام اور ادھورا پاتا ہے اس لئے اس پر حسرت اور افسوس کا استیلاء ہو جاتا ہے اور وہ موت اسے تلخ گھونٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسان دلبستگی پیدا نہ کرے اور اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یقین کر کے کہ شاید موت ابھی آجاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ جب اس تیاری کی فکر دامن گیر رہے گی تو اس کا یہ اثر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صف 394)

ترقیات کے حصول کیلئے قربانیاں کرنا ضروری ہوتی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہمیشہ کسی جماعت کی ترقی اور اس کی بلندی قربانیاں چاہتی ہے اور کوئی جماعت ایسی نہیں ملے گی جسے بغیر قربانی کے ترقی حاصل ہوئی ہو۔ کوئی انسان ایسا نہیں ملے گا جس نے بغیر قربانی ترقی پائی ہو۔ ترقی اور کامیابی کے لئے ضرور قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اور جب تک انسان قربانی نہ کرے وہ کوئی بڑی کامیابی اور عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ پس ہر ایک وہ شخص جس کے مد نظر ترقی ہو خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام ان قربانیوں پر عامل ہو جو اس ترقی کے لئے ضروری ہیں اور ان قربانیوں کے لئے اس کے دل میں کسی قسم کی جھجک اور کسل پیدا نہ ہو کیونکہ جس کے دل میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہے وہ کوئی قربانی نہیں کر سکتا اور جو قربانی نہیں کرتا اس کی امیدیں ناامیدی سے بدل جاتی ہیں اور اس کی ترقی کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں۔

دنیا میں قربانی کا قانون ہر کام میں جاری ہے اور چھوٹی چیز بڑی چیز کے لئے قربان ہو رہی ہے۔ دیکھو غلہ لاکھوں اور کروڑوں من بڑی محنت سے پیدا کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا انجام کیا ہوتا ہے یہی کہ انسان کے اندر ایک بھٹی ہے جس میں جھونک دیا جاتا ہے۔ ہندو ہون کرتے ہیں اور اس میں گھی، صندل، نافہ وغیرہ وغیرہ چیزیں جلاتے ہیں۔ حالانکہ ان چیزوں کو بیرونی آگ پر جلا کر ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ خود انسان کے اندر ہی ایک آگ ہے جس میں ان کو جلایا جاتا ہے اور اس طرح وہ اس کی زیست کا باعث بنتی ہیں۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ کروڑوں من غلہ انسان کی زیست کے لئے اس کے پیٹ کی بھینٹ چڑھایا جاتا ہے۔ اور اربوں من بھوسہ جانوروں کے تنور شکم میں جلایا جاتا ہے یہ کیوں؟ اس لئے کہ جانوروں اور انسانوں کی زندگی بھوسہ اور غلہ سے بہت قیمتی ہے۔ اور وہ اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے کہ ان چیزوں کو اس کے لئے قربان کیا جائے پس وہ اس کی خاطر قربان ہوتی ہیں۔ پھر ایک بڑے آدمی کی بقا کے لئے جس سے ملک اور قوم کو فائدہ پہنچتا ہو، ہزاروں چھوٹے انسان قربان ہوتے ہیں اور ہزاروں اپنے وقت علم اور محنت اور جان تک کو اس کی زندگی قائم رکھنے کے لئے قربان کر دیتے ہیں تو تمام دنیا کے کاموں میں قربانی کا سلسلہ جاری ہے۔

(از خطبہ 17 ستمبر 1918ء)

○○○

درخواست دعا

○ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ بعارضہ فالج قریباً سات سال سے بستر علالت پر ہیں چلنے پھرنے اور قوت گویائی سے بدستور محروم ہیں البتہ کھانا پینا نارمل ہے اور ان کی زندگی سے ہمارے گھر کی رونق قائم ہے جملہ قارئین الفضل سے ان مبارک ایام میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ سے نوازے اور فعال زندگی بخشے۔

○ محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت روزہ لاہور کے بھائی مکرم بشیر زیروی صاحب علیل ہیں اور لاہور کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے ان کی صحتیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ نے مورخہ 26 دسمبر 1997 کو عزیزہ مکرمہ سارہ سحر بنت مکرم چوہدری محمد انجم جمیل صاحب صدر حلقہ مسلم پارک فیصل آباد کا نکاح بمراہ مکرم چوہدری لئیق نصیر احمد صاحب مقیم وینکور کینیڈا ابن مکرم چوہدری غلام قادر صاحب بیت الفضل فیصل آباد میں پڑھا۔

عزیزہ سارہ سحر مکرم چوہدری محمد انور صاحب سیکرٹری مال چک جھمرہ کی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب ذیلدار آف چوہدری والا کی پڑپوتی اور کیپٹن چوہدری محمد شفیع صاحب کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم خالد محمود مجید صاحب مربی سلسلہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو مورخہ 14۔ جنوری 1998ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے "روحان خالد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مجید احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم سلیم اللہ صاحب دارالنصر غربی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر اور سعادت مند بنائے۔

پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

22 صلح 1377 ہش — 22 جنوری 1998ء

کیا ہے اور کیوں ہے

ہر چیز کی قدر و قیمت کسی نہ کسی واسطے سے ہوتی ہے۔ کوئی نہ کوئی تعلق ایسا ہوتا ہے جو اس کے کسی ایک پہلو کو یا دوسرے پہلو کو ظاہر کرتا ہے۔ کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس کا ہر شخص پر اور ہر موقعہ پر ایک جیسا اثر ہو۔ ایک شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کے قریبی لوگ اس کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن اگر اس کا کوئی دشمن ہو تو وہ اس کی وفات پر خوش ہوگا۔ اگرچہ کسی کی وفات پر خوش تو نہیں ہونا چاہئے لیکن انسانی فطرت کی یہ خامی ہے کہ جب وہ اپنے دشمن کو گرتا دیکھتا ہے یا جب دیکھتا ہے کہ وہ اس دنیا ہی سے سدھار گیا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ اب دیکھئے کہ واقعہ تو ایک ہی ہے ایک شخص فوت ہوا ہے۔ لیکن لوگ دو قسم کے ہیں۔ اس سے پیار کرنے والے اور اس سے دشمنی کرنے والے۔ پیار کرنے والے روتے دھوتے ہیں اس کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں دشمنی کرنے والے خوش ہوتے ہیں کہ چلو یہ کانٹا بھی نکلا۔ غرضیکہ ہر چیز کسی نہ کسی تعلق کے ساتھ اپنے اثر کا اظہار کرتی ہے۔

تکالیف کو لے لیجئے ایک شخص کو تکلیف آتی ہے اور وہ رونے پیٹنے لگتا ہے۔ ایک شخص کو تکلیف آتی ہے اور وہ اس پر خوش ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے کہ اس نے مجھ پر یہ احسان بھی کیا۔ مجھے اس تکلیف میں سے گذارا۔ اور جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو تباہ کرنے کے لئے تکلیف میں نہیں ڈالتا بلکہ وہ اس کے درجات کو بلند کرنا چاہتا ہے اور چونکہ اس شخص کے لئے سب سے زیادہ پیاری چیز یہی ہے کہ اس کے درجات بلند کئے جائیں اس لئے وہ تکلیف کے آنے سے گھبراتا نہیں خوش ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ اس تکلیف کا اثر محسوس نہیں کرتا۔ اثر تو محسوس کرتا ہے لیکن یہ بھی جانتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ اس کے فائدے کے لئے ہے۔ آخرکار خدا تعالیٰ اس کو بڑے بڑے درجات سے نوازے گا۔

گویا کہ تکلیف تو ایک ہی جیسی ہے لیکن مختلف لوگوں کے لئے مختلف اثرات پیدا کرتی ہے۔ ایک کو رونے دھونے پر مجبور کر دیتی ہے۔ وہ اپنا سر پیٹ لیتا ہے۔ اور بعض اوقات اپنی نادانی میں خدا تعالیٰ کے متعلق بھی انقباض کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایک شخص اسی تکلیف سے خوش ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ تو سراسر فائدے کی بات ہے۔ تو گویا کہ ہر چیز اپنے تعلق کے اظہار سے اپنا اثر ظاہر کرتی ہے۔ بعض اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں انہیں تکالیف آتی ہیں اور بعض اوقات دوسروں سے زیادہ تکالیف آتی ہیں۔ لیکن وہ اس لئے نہیں آتیں کہ ان کو گرایا جائے یا ان کو تباہ و برباد کیا جائے۔ وہ اس لئے ہیں کہ وہ اور بھی زیادہ ترقی کریں۔ وہ خدا تعالیٰ کے قرب کو مزید حاصل کرنے کا باعث بنیں اور اسی وجہ سے وہ تکالیف کو تکالیف نہیں سمجھتے۔

ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ ہمیں جو تکالیف آتی ہیں وہ ہم پر کیا اثر چھوڑتی ہیں اور ہم ان سے کیا اثر لیتے ہیں۔ اگر تو ہم نیکی اور تقویٰ میں بڑھتے ہیں تو وہ تکالیف اس لئے آتی ہیں کہ وہ ہمارے درجات کو بلند کریں۔ ہمارے ایمان کے باغ میں زیادہ پھل اور پھول لگیں اور اگر وہ ہمیں پریشان کر دیتی ہیں اور ہم گھبرا اٹھتے ہیں اور ہمیں یوں لگتا ہے کہ ہمارے ایمان میں کمی آرہی ہے تو ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے اور اس انداز کو یکسر بدل دینا چاہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ہر بات کو اس کے درست انداز میں دیکھیں اور خدا تعالیٰ ہم پر ہر حال میں اپنا رحم فرماتا رہے۔

جوق در جوق آ رہے ہیں لوگ
حال دل کا بتا رہے ہیں لوگ
کیا اثر ہو رہا ہے دعوت کا
کھل کے سب کچھ سنا رہے ہیں لوگ
میرے مولا کرم ہے یہ تیرا
گیت تیرے ہی گا رہے ہیں لوگ

ابوالاقبال

"ہم محوِ نالہء جرسِ کارواں رہے"

وصل کے دن ہیں رُت ہے الفت کی — عشق کی۔ پیار کی۔ محبت کی
تیرے کہلائے۔ تجھ سے نسبت کی — ہم نے کیا کیا نہیں جسارت کی
یہ امانت ہے جو امامت کی — حسن سیرت کی۔ حسنِ صورت کی
ہے علامت یہ تیری قدرت کی — ہم مریضوں کے غسلِ صحت کی
آنسوؤں نے اگر رفاقت کی — ڈھل ہی جائے گی گرد غفلت کی
ہم فقیروں کی۔ ہم اسیروں کی — تُو نے ہر حال میں حفاظت کی
ایک ذرہ ہوں اور تجھے چاہوں — کوئی حد بھی ہو میری جرأت کی
میں کہ ہوں اک پرانا ناشکرا — مجھ پہ برسیں گھٹائیں شفقت کی
چاند نے رات پیار سے دیکھا — اپنی تصویر بھی عنایت کی

ق

تم بھی بولے ہو اپنے مطلب سے
بات ہم نے بھی کی ہے مطلب کی
سچ کو سچ جانا اور جھوٹ کو جھوٹ
ہم نے کی بھی تو یہ سیاست کی
پہن کر تاج ہم نے کانٹوں کا

بر سرِ دار استراحت کی — گُپ اندھیرا ہے اور غضب کا ہے
روشنی بھی اور قیامت کی — آسماں سے برس رہی ہے آگ
دھوپ بھی پڑ رہی ہے شدّت کی — پھر کہیں دل میں ہوک سی اُٹھی
پھر کسی آرزو نے رحلت کی — بارہا دل کے فیصلے بدلے
اور توہین کی عدالت کی — رات گذری پلک جھپکتے میں
مسکرائی سحر صداقت کی — کھل رہے ہیں دلوں کے دروازے
ڈھے رہی ہے فصیل نفرت کی — فوج در فوج آ رہے ہیں لوگ
اوڑھ کر چادریں ہدایت کی — ہر طرف کھل رہے ہیں پھول ہی پھول

"چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج"

چوہدری محمد علی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال- مربی سلسلہ

مخلوقِ خدا سے ہمدردی اور جماعت احمدیہ

گزشتہ روز اخبار الفضل مورخہ 27 دسمبر 1997ء میں سردی کی شدت کے اثرات کے عنوان سے اداریہ شائع ہوا جس میں ایک نہایت اہم امر کی طرف احباب کی توجہ مبذول کروائی گئی- ذیل کا مختصر مضمون بھی اسی اداریہ کی روشنی میں قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے-

ہر سال جب سردی کا موسم آتا ہے تو دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں جب سردی اپنے زوروں پر ہوتی ہے تو ان دنوں اس قسم کی خبریں اخبارات میں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ گزشتہ روز اتنے افراد سردی سے ٹھٹھر کر ہلاک ہو گئے- چنانچہ اس سال بھی پاکستان' انڈیا اور بنگلہ دیش میں اس قسم کے واقعات کے وقوع پذیر ہونے کی افسوسناک خبریں شائع ہوئیں تو افسوس ہوا اور ذہن اس امر کے متعلق سوچنے لگا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے- یہ بات تو درست ہے کہ سردی کا اثر تو عموماً ہر شخص پر ایک جیسا ہوتا ہے اور اس علاقے میں جہاں سخت سردی پڑتی ہے سارے لوگ تو لقمہ اجل نہیں بنتے بلکہ صرف چند افراد اس کا شکار ہوتے ہیں- غور کرنے اور سوچنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں کی ہلاکت کا باعث دراصل سردی کی شدت نہیں ہوتی بلکہ سردی سے بچاؤ اور محفوظ رہنے کے وسائل اور ذرائع کی کمی ہے یعنی ایسے لوگوں کے پاس تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا نہیں ہوتا اور نہ موزوں لباس نہ سر چھپانے کے لئے چھت اور نہ تاپنے کے لئے آگ میسر ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سردی سے ٹھٹھر کر مرجاتے ہیں اسی طرح جب گرمی کا موسم آتا ہے تو ان کے پاس اس سے بچاؤ کے ذرائع اور سامان نہیں ہوتے مثلاً مکان میں پنکھے چھتری وغیرہ- سو پتہ چلا کہ موسم کی شدت افراد کی ہلاکت کا باعث نہیں بنتی بلکہ سامان اور وسائل کی عدم موجودگی ایسے افراد کی ہلاکتوں کا موجب اور سبب بنتی ہے-

چونکہ سردی کی شدت اور موسم گرما کی شدید گرمی کا اثر سب پر یکساں ہوتا ہے اور موت صرف چند افراد کی ہوتی ہے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے افراد کی مدد کی جائے- ان سے ہمدردی کی جائے اور انہیں ہلاکت سے بچانے کے لئے انہیں وسائل اور ذرائع مہیا کئے جائیں جن سے وہ اپنے آپ کو سردی اور گرمی کی شدت سے بچاسکیں اور وہ معاشرہ میں دیگر افراد کی طرح آرام اور سہولت کے ساتھ زندگی گزار سکیں اس ضمن میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جب 1889ء میں الٰہی منشاء کے تحت جماعت کی بنیاد رکھی تو اس وقت آپ نے شرائط بیعت تحریر فرمائیں جن میں حقوق اللہ کی ادائیگی کی تلقین کے بعد حقوق العباد کو ملحوظ رکھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے- غور کرنے اور اچھی طرح پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان شرائط میں سے اکثر و بیشتر کا تعلق ہمدردی مخلوق اور اس کی خیرخواہی و بھلائی کی تاکید سے ہے نویں شرط خصوصی طور پر بڑی قابل غور ہے جس میں آپ فرماتے ہیں- کہ بیعت کنندہ "تمام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا"

(بحوالہ اشتہار تکمیل......12 جنوری 1889ء)

اسی طرح آپ نے احباب جماعت کو مخلوق سے ہمدردی کرنے کی اس رنگ میں تلقین فرمائی- آپ فرماتے ہیں-

"تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں- (کشتی ....ص 60)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ نے اس بات کی صرف زبانی تلقین ہی نہیں فرمائی بلکہ اس بات کا عملی نمونہ بھی احباب جماعت کے سامنے پیش فرمایا- جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ کا روزانہ کا معمول تھا کہ آپ قادیان کے اردگرد میں واقع دیہاتوں سے بیمار غریب اور بے کس افراد کا مفت علاج کیا کرتے تھے کوئی پیسہ نہیں لیتے تھے- آپ کے رفقاء میں سے کسی نے ایک دن آپ سے عرض کیا کہ حضرت صاحب یہ تو وقت کا ضیاع ہے بہتر یہ ہے کہ آپ یہ وقت جو ان دیہاتیوں (عورتیں اور بچے) کے علاج میں صرف کرتے ہیں کسی اور اہم کام میں صرف کرلیا کریں- جواباً فرمایا کہ یہ وقت کا ضیاع نہیں بلکہ یہ مخلوق خدا کی خدمت ہے جو میں ان بیمار عورتوں اور بچوں کی کردیا کرتا ہوں جو میرے پاس بڑی امید کے ساتھ آتے ہیں- میں ان کی خدمت اپنے وقت کا ضیاع خیال نہیں کرتا بلکہ ان کی خدمت کرنا بڑی سعادت سمجھتا ہوں-

مذکورہ بالا روایت کا مفہوم اپنے الفاظ میں درج کیا ہے ممکن ہے اصل الفاظ کچھ اور ہوں بہرحال مفہوم یہی ہے-

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول جو انڈیا کے نامور حکیم اور مہاراجہ کشمیر کے شاہی طبیب تھے ان کا بھی یہی نمونہ تھا- آپ جب کسی مریض اور غریب آدمی کا جب وہ آپ کے مطب میں آتا یا دوران سفر راستہ میں مل جاتا تو آپ فوراً اس کا علاج کرتے اور حاجتمند کی حاجت روائی کے لئے اس کے ساتھ چل پڑتے اور دوائی وغیرہ کے پیسے بھی نہ لیتے- آپ کے دل میں جذبہ ہمدردی بہت پایا جاتا تھا اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے- آمین حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ہمدردی مخلوق کی احباب کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا- یہ ارشاد ہے تو مختصر مگر ہے بڑا جامع ومانع- آپ فرماتے ہیں-

"مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے اور بنی نوع انسان سے شفقت کی جائے-"

(مشعل راہ ص 237)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے بھی احباب جماعت کو بار بار اپنے خطبات میں خلق خدا سے شفقت' ہمدردی اور محبت کرنے کی تلقین فرمائی- آپ کا یہ ماٹو بڑا غور کے قابل ہے- کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں-

Love For All, Hatred For None

اس ضمن میں محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری سابق امیر و مربی انچارج سیرالیون مغربی افریقہ نے حضرت امام جماعت الثالث کی یہ تحریر اپنے ایک گزشتہ مضمون میں احباب کی خدمت میں پیش کی ہے جو پیارے امام نے اپنے دورہ سیرالیون کے اختتام پر آپ کی ڈائری میں تحریر فرمائی- اس تحریر کا تعلق جذبہ ہمدردی سے ہے 70-5-14 کو آپ نے تحریر فرمایا-

"محبت' ہمدردی' غم خوری اور خدمت ہمارا مشن ہے اس میں ہماری کامیابی ہے اور اس غرض سے ہم پیدا کئے گئے ہیں- مذکورہ صفات سے ان مظلوموں کے دل جیتو' اللہ تعالیٰ کی رحمت کا قوی ہاتھ آپ کا سہارا بنے-"

اس تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے بعد مخلوق خدا اور بنی نوع انسان سے بلالحاظ مذہب و ملت ہمدردی اور بھلائی کرنا کتنا اہم اور ضروری ہے-

یہ امر یاد رہے کہ جماعت کی ذیلی تنظیمیں اور مختلف ادارے کسی نہ کسی رنگ میں معذور اور بے یار و مددگار افراد کی مدد کرتے رہتے ہیں مثلاً خدام الاحمدیہ' انصار اللہ اور وقف جدید لجنہ اماء اللہ مرکزیہ' ہر سال ایسے افراد میں سینکڑوں کی تعداد میں گرم لباس اور لحاف و گدے تقسیم کرتی ہے-

ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی ایسے افراد کی بحالی اور بہتر زندگی گزارنے کے لئے کئی تحریکیں اور سکیمیں جاری فرمائی ہیں مثلاً بیوت الحمد' اسیران راہ مولیٰ کے لئے بلال فنڈ' وغیرہ اسی طرح آپ نے قادیان کے درویشوں کی دکھن اور تکلیف محسوس کرتے ہوئے ان کی بہتری کے لئے کئی سکیمیں بنائی ہیں نیز یہ ارشاد کہ امراء اور صاحب استطاعت احمدی عیدین کے روز مساکین' غرباء اور معذور افراد کو اپنی خوشیوں میں بذریعہ تحائف شامل کریں- ہمدردی کے سلسلہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے- وقف جدید ادارہ کی طرف سے آپ کے عملی نمونہ کی تعمیل میں سارا سال بیماروں کا مفت علاج ہومیو پیتھی ڈسپنسری کرتی ہے- ہزاروں کی تعداد میں ضرورت منداس سے فائدہ اٹھاتے ہیں- گزشتہ سالوں میں جب بوسنیا ہرزی گوینا میں ملکی خانہ جنگی کے تحت حالات خراب ہوئے تو آپ نے متاثرین افراد کے لئے امدادی سامان بھجوایا- اسی طرح آپ نے جذبہ ہمدردی کے تحت اہل سلواڈور کے زلزلہ میں متاثرین افراد کی بحالی اور مدد کے لئے احباب کو مالی تحریک فرمائی- الغرض ہمارے پیارے امام بلا تفریق مذہب و ملت ہمدردی پر یقین رکھتے ہیں اور اپنی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کی بھرپور سعی و کوشش بھی فرماتے ہیں- اللہ تعالیٰ جماعت کے سر پر آپ کا بابرکت سایہ تادیر قائم رکھے- آمین

تعارف

کراچی

المصلح

پندرہ روزہ

Fortnightly **AL-MUSLEH** KARACHI

پندرہ روزہ المصلح جماعت احمدیہ کراچی شائع کرتی ہے اس کے ایڈیٹر مکرم محمد یاسین لکھنوی ہیں زیر نظر شمارہ جلد نمبر 7 اور شمارہ نمبر 21-22 ہے جو یکم نومبر سے 30- نومبر 1997ء کی تاریخوں پر محیط ہے- اس کے سرورق پر گولڈن جوبلی ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ کی چار ٹیموں کے کپتانوں یعنی پاکستان کے وسیم اکرم' سری لنکا کے رانا ٹنگا' جنوبی افریقہ کے ہنسی کرونیئے' اور ویسٹ انڈیز کے کورٹنی والش کی تصاویر شائع کی گئی ہیں- اداریہ بھی پاکستانی کرکٹ کے موضوع پر ہے- اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک نظم لا الہ الا اللہ پورے صفحہ پر درج ہے اس کے بعد جماعت کی ممتاز قلم کار محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ کا ایک مضمون وحدہ لاشریک ہے جس میں توحید کا مضمون بیان کیا گیا ہے- اس کے بعد محمد ارشد وڑائچ کا مضمون انفاق فی سبیل اللہ ہے- مکرم ارشد صاحب المصلح کے مستقل قلم کار ہیں- اس کے بعد کھیل اور کھلاڑی کے موضوع پر چار قومی گولڈن جوبلی کرکٹ ٹورنامنٹ 1997ء کے بارے میں مکرم سہیل احمد ثاقب کا مضمون دیا گیا ہے- اس کے بعد مکرم محمد داؤد بھٹی صاحب کا مضمون شائع کیا گیا ہے عنوان ہے اخلاق و کردار- اس کے بعد ایک صفحے پر دو غزلیں ہیں- شعرا کے نام ہیں جناب فیض احمد فیض اور جناب شاعر لکھنوی- اس کے بعد مکرم ابو العقیان صاحب کا مضمون تلاوت کی فضلیت اور اہمیت کے عنوان سے درج کیا گیا ہے-

چوبیس صفحے کا یہ رسالہ سفید کاغذ پر کتابت سے شائع ہوتا ہے- سرورق جاذب نظر ہے-

(ی س ش)

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمنہ خاتون بیگم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب

ماہنامہ مصباح ستمبر 1958ء

غانا کی عورتیں

یورپ کے ہر فیشن کی تقلید میں جہاں دوسرے ممالک اندھا دھند مبتلا ہیں۔ غانا بھی کسی صورت میں پیچھے نہیں۔ مگر مضحکہ خیز بات تو یہ ہے کہ صرف قباحتوں کی تقلید کی جاتی ہے یورپین اقوام میں بعض اچھی صفات اور خوبیاں بھی ہیں۔ جن کو بالعموم کوئی بھی اپنانے کی کوشش نہیں کرتا۔ آج کل غانا کی عورتیں اور خصوصاً شہری ماحول میں رہنے والیاں فیشن پرستی میں دنیا بھر سے سبقت لے جانے کی فکر میں ہیں۔ اس لئے وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے دن بدن عریانی میں اضافہ ہو رہا ہے مرد تو پوری یا نصف آستین کی اور کالر والی قمیض پہنتے ہیں مگر عورتیں بغیر آستین کے بلکہ کندھے اور سینہ تک بھی عریاں۔ اور پھر ہر وقت مخلوط سوسائٹیوں میں آنا جانا۔ اٹھنا بیٹھنا اور سگریٹ۔ شراب وغیرہ بھی فیشن اور تہذیب کا لازمی حصہ ہوئے۔ ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ عوام کو معاشرہ کی بڑھتی ہوئی مشکلات کی بھی شکایت ہے یہاں سے ایک ہفتہ وار اخبار سنڈے مرر شائع ہوتا ہے۔ جس میں عورتوں کے متعلق زیادہ تر مضامین اور تذکرہ ہوتا ہے ایک سوال وجواب کا صفحہ بھی ہوتا ہے۔ ان سوالات میں گھریلو الجھنوں اور ذاتی مشکلات کا ذکر ہوتا ہے ایک عورت ہی جوابات لکھتی ہے۔ یہ سوالات کس قسم کے ہوتے ہیں ہماری تہذیب تو اس کو بیان کرنے سے قاصر ہے۔

لیکن بعض سوالات ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر لوگ عورتوں کی تعلیم کے ہی خلاف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب عورت کے لئے بہرحال گھر اور بچوں کی پرورش کی ذمہ داری لازمی چیز ہے تو عورت کا تعلیم حاصل کرنا ان دونوں باتوں کے لئے غیر مفید بلکہ نقصان دہ ہے تعلیم یافتہ عورتیں جو سکولوں۔ دفتروں اور فرموں وغیرہ میں ملازمت اختیار کئے ہوئے ہیں وہ گھرہستی اور بچوں کی نگرانی کو پس پشت ڈال رہی ہیں۔ اور جو ملازمت میں نہیں ان کے اخراجات کو کم آمدنی والا مرد برداشت نہیں کر سکتا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اکثر مرد تعلیم یافتہ عورتوں کے ساتھ شادی کرنے سے بہت گریز کرتے اور پھر اس کے نتائج کیا ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق اسی اخبار سنڈے مرر اشاعت 25 مئی 1958ء مینکس ٹاؤن اوہو کی ایک خبر ملاحظہ ہو۔

(ایک قصبہ) میں مردم شماری ہو رہی تھی ایک نو بچوں کی ماں سے اس کے خاوند کا نام پوچھا گیا۔ جواب میں عورت نے بتایا کہ میں نے ابھی شادی نہیں کی۔ اس سے دوبارہ بچوں کے باپ کا نام دریافت کیا گیا۔ تو ایک نوٹ بک نکال لائی اور اس میں سے سات آدمیوں کے نام پڑھ دیئے۔

اس قسم کے واقعات اور حالات کی تفصیل بیان کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ ذیل میں سنڈے مرر کی یکم جون 1958ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون کا ترجمہ پیش کرتی ہوں۔ اور یہ مضمون محض ایک ہلکا سا نقشہ ہے۔

سنڈے مرر یکم جون 1958ء میں کسی شخص کا مضمون بعنوان "لڑکیاں اور شراب نوشی"۔

نائٹ کلبوں کی زندگی مرر کا یہ نامہ نگار لکھتا ہے کہ "ہمارے نوجوان لڑکے لڑکیاں ان رات کے کلبوں سے اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ ملک میں نائٹ کلبوں کی اتنی کثرت ہے اور ہماری عورتیں عام مجالس میں اتنی شراب کیوں پیتی ہیں۔

پھر لکھتا ہے کہ مندرجہ بالا سوالات صرف بطور نمونہ ہیں ان میں سے جو آج اکثر معمر لوگ اور سمجھدار طبقہ کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے غانا کے لوگ انتہائی الجھن اور پریشانی میں ہیں۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان کی آئندہ نسل شراب نوشی کے باعث بدکردار ہو رہی ہے اور ان کی ان بدعنوانیوں کا ان کے پاس کوئی حل نہیں"۔

پھر لکھتا ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں خود ان باتوں کی حقیقت معلوم کرونگا۔ اس بات کے لئے میں نے ایک رات مختلف کلبوں میں گزاری جہاں زیادہ تر غیر شادی شدہ لڑکے لڑکیاں ہی تھیں مجھے جو کچھ معلوم ہوا اس کا خلاصہ یہ ہے۔

ایک شراب خانے کے مالک نے مجھے بتایا کہ آکرا میں خصوصیت سے شراب کی تجارت بہت نفع مند ہے۔ کیونکہ آج کل نوجوانوں میں شراب اور سگرٹ نوشی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ دوسری کسی چیز کی تجارت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور پھر شراب رات کے کلبوں میں اتنی فروخت ہوتی ہے کہ مہینہ کے پہلے ہفتہ میں ایک رات میں ساٹھ ستر بکس بیئر کے فروخت ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے شراب خانے کا مالک کہنے لگا کہ ہمارے ایک بار میں اتنی زیادہ تعداد میں لڑکے لڑکیاں آکر شراب پیتے ہیں کہ اس تعداد کو دیکھ کر بہت افسوس بھی ہوتا ہے۔ ان میں کئی عورتیں اور لڑکیاں اچھی مائیں بن کر قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ وہ ساری ساری رات شراب پینے میں گذار دیتی ہیں۔ جس سے نہ صرف ان کے اخلاق اور مال ہی تباہ ہو رہے ہیں بلکہ خطرہ ہے کہ ایکدن وہ اپنی صحت کو بالکل برباد کر کے رکھ دیں گی۔

مضمون نگار لکھتا ہے۔ جب شراب خانوں کے مالکوں سے میں نے اس قسم کے حالات سنے تو پھر خود حالات اور واقعات کا جائزہ لینے کا بھی ارادہ کیا اور ایک کلب میں پہنچا سامنے ہی چار لڑکیاں ایک میز پر بیٹھی نظر آئیں ان کے سامنے آٹھ بیئر کی بوتلیں اور بڑی بوتل سٹاؤٹ (تیز شراب) کی پڑی تھی۔ ان میں سے ایک بیس سالہ لڑکی نے مجھے بتایا کہ وہ آکرا میں نو ماہ سے نوکری تلاش کر رہی ہے۔ مگر ناکام ہے۔ اس کے پاس جو اندوختہ تھا وہ ماہ کے اندر ہی ختم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد فیشن ایبل بننے کے لئے یا وقت کا ساتھ دینے کے لئے بدکاری شروع کر دی اس کے سوا میرے لئے کوئی صورت نہ تھی۔

آزاد زندگی اس کے بعد ایک دوسری رات مجھے "آڈابراکا" کے نائٹ کلب جانے کا اتفاق ہوا وہاں عورتوں کا خاصہ ہجوم تھا جن میں بعض خاصے امیر اور معزز گھرانوں کی تھیں اور کچھ ملے جلے طبقے کی۔ جب گانا شروع ہوا تو سب نے رقص شروع کر دیا اور ساتھ ہی سگریٹ بھی پیتی جاتی تھیں۔ اور ان میں کئی غیر شادی شدہ لڑکیوں کے ایک ایک دو دو بچے بھی تھے اور آئندہ بھی شادی کرنے کے خلاف تھیں۔ کیونکہ وہ "آزاد" زندگی بسر کرنے کے حق میں تھیں۔ ان میں سے ایک پچیس سالہ عورت کہنے لگی کہ شادی تو ایک جنجال ہے اور قید بھی کیونکہ بعض مرد عورت کے لئے وہ چیزیں مہیا نہیں کر سکتے جو وہ چاہتی ہے۔ اس کے باوجود بیوی کی حرکات و سکنات پر کنٹرول بھی کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری بیس سالہ لڑکی بولی کہ شادی شدہ اور خانہ دار عورت میں اور غلام میں کوئی فرق نہیں۔

آسان زندگی اس کے بعد میں بعض نوجوان مردوں سے ملا جو پرسکون اور آسان زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ (کلام الٰہی میں ہے) بیوی راحت اور سکون کا باعث ہوتی ہے مگر دنیا کی اس وقت یہ حالت ہو رہی ہے کہ بیوی کو سکون کی ضد کہا جا رہا ہے ۔ تاکہ ان پر کوئی پابندیاں عائد نہ ہو سکیں ان لوگوں کا کہنا ہے کہ عورت کے ساتھ زندگی بسر کرنا موجودہ ایام میں حد سے زیادہ اخراجات کا متقاضی ہے۔ بعض نے یہ کہا کہ ہماری عورتیں ہم سے زیادہ شراب نوشی کی عادی ہیں۔ اگر مرد سستی شراب بیئر وغیرہ پر گذارہ کرتے ہیں تو عورتیں "جن" "وسکی" اور دوسری قیمتی قسم کی شراب کا مطالبہ کرتی ہیں۔ ان میں بعض کہنے لگے کہ ہم شادی تو بے شک کرنا چاہتے ہیں مگر ایسی بیویاں نہیں چاہتے جو صرف سگریٹ اور شراب نوشی پر ہی ہماری نصف سے زیادہ تنخواہ صرف کر ڈالیں اس کے علاوہ غانا کی عورتیں ہر وہ لباس جو زیر آسمان ہو پہننے کی خواہاں ہیں۔ اور ہر وہ فیشن جو دنیا میں ہو کر گذرنے کی متمنی۔ ان کے لپ سٹک سے رقص کے وقت ہمارے قیمتی سوٹوں کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ یہ ایک زائد مصیبت ہے۔ پھر بعض عورتیں اس قدر آرام طلب ہیں کہ کھانا پکانا بھی پسند نہیں کرتیں۔ اور اکثر بہانہ سازیاں کر کے ایسی جگہوں پر جاتی ہیں جو قابل اعتراض ہیں۔ اس لئے اس قسم کی عورتیں خانہ آباد تو کیا کریں گی الٹی بربادی کا باعث ہونگی۔

بدعنوانیوں کی کثرت اس کے بعد میں ایک پولیس افسر سے ملا اس نے بتایا کہ آئے دن بہت سے گرفتاریاں ان نائٹ کلبوں میں سے ہوتی ہیں۔ جو بدکرداریوں کا مقام ہیں۔ مگر ایسی لڑکیاں اور عورتیں کئی کئی بار عدالتوں میں جرمانہ ادا کرنے کے باوجود اپنی بدکرداریوں سے باز نہیں آتیں اور ہر بار جرمانہ ادا کر دیتی ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ ان گرفتار ہونے والیوں میں سے اکثر بیس سال سے بھی کم کی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اس مضمون سے بعض غیر مناسب فقرات اور الفاظ میں نے چھوڑ دئے ہیں۔ بہرحال یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ موجودہ زمانے کی مشکلات اور مصائب میں عورت کی بے جا آزادی نے بہت زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔ بعض مصائب اور آلام تو قدرت کی طرف سے آتے ہیں۔ مگر اس قسم کی مشکلات کو قومیں یا افراد خود سہیڑ لیتے ہیں۔ اور ان مصائب میں گرفتار ہو جانے کے بعد بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارنے کے باوجود انہیں نکلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اور پھر کہتے رہتے ہیں کہ (دین حق) نے عورت پر پابندیاں یا بعض قیود عائد کر کے ان کے حقوق چھین رکھے ہیں۔ حالانکہ حقوق کی حفاظت (دین حق) سے بڑھ کر کسی مذہب میں نہیں۔ لیکن وہ پابندیاں اور ضوابط جو (دین حق) نے عورت کے لئے مقرر کر رکھے ہیں وہ تو انہی مصائب اور مشکلات کے لئے حفظ ماتقدم ہیں جن کا یہی معترض رونا روتے پھرتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس کوئی حل نہیں۔ اور ہمیں ان کی اوندھی کھوپڑی پر رونا آتا ہے کہ وہ اس شراب کی حرمت کے متعلق ہی (دین حق) کی تعلیم پر غور کرتے۔ (مصباح ماہ ستمبر 1958ء)

OOO

لجنات اور تحریک جدید

○ جماعت احمدیہ کی مستورات بفضل خدا لجنہ کی تنظیم کے تحت دین کی خدمت میں نمایاں حصہ لیتی ہیں۔ اس ضمن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بھی ان کی تعریف فرمائی ہے۔ فرمایا۔

"صرف احمدیوں میں ہی یہ بات نظر آتی ہے کہ ان کی عورتیں غیر ممالک میں (دعوت الی اللہ) کے لئے چندہ دیتی ہیں"۔

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے 54 حلقہ جات ہیں ان کی اطلاع کے مطابق تحریک جدید کے مالی میدان میں 3671 مستورات' 2204 ناصرات اور 2025 بچگان نے حصہ لیا۔ ان کے علاوہ 1063 وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے بھی حصہ لیا گیا۔ معاونین خصوصی کی تعداد صف اول میں 479' صف دوم 846 ہے ناصرات اور بچگان کی طرف سے بھی معیاری چندے پیش کئے گئے ہیں۔ دیگر تنظیموں سے بھی درخواست ہے کہ تحریک جدید کی طرف اس کی عظمت اور افادیت کے مطابق کوشش فرمادیں اور اس کی معین رپورٹ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

دنیا کا درجۂ حرارت

سائنس دانوں کا کسی ایک موقف پر متفق ہونا شاذونادر ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ مگر ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر دنیا کے تقریباً تمام سائنس دان اور ماہرینِ موسمیات متفق ہو چکے ہیں۔ یعنی دنیا کا درجۂ حرارت بڑھ رہا ہے۔ ماہرین نے کرہ ارض کے درجۂ حرارت میں اضافہ کے شواہد پیش کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر اس کے تدارک کے لئے سنجیدہ' مؤثر اور عملی اقدامات نہ کئے گئے تو یہ مسئلہ زمین اور اس کے لوگوں کے لئے انتہائی تشویش ناک صورت میں ہمارے سامنے آئے گا۔

موسمیاتی تحقیق کے عالمی ادارے IPCC نے چند ماہ قبل دنیا بھر کے سائنس دانوں سے ان کا تحقیقی مواد حاصل کیا اور ایک اعلیٰ معیاری اور جامع تحقیقی رپورٹ تیار کی۔ جس میں درجہ حرارت میں اضافے اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی موسمی تبدیلیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس رپورٹ میں ان تبدیلیوں سے نبرد آزما ہونے کے بعض طریقے بھی تجویز کئے گئے ہیں۔ سائنس دانوں کی متفقہ تحقیق کے مطابق 1890ء کے بعد اس صدی میں درجۂ حرارت 0.30 سے 0.6 سنٹی گریڈ تک بڑھا ہے اور یہ پچھلے سالوں سے تقریباً 40 برسوں کے دوران سب سے زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ درجۂ حرارت میں اضافے کی ایک بڑی وجہ مشینی ذرائع پیداوار سے نکلنے والی شعاعی حرارت' دھواں اور دوسری گیسیں ہیں جو فضا کو مسلسل آلودہ کر رہی ہیں۔ اور سورج سے آنے والی گرم بنفشی شعاعوں کو سطح زمین سے ٹکرانے کے بعد واپس نہیں جانے دیتیں اس طرح گرم شعائیں ایٹمی دھماکوں اور ایٹمی بجلی گھروں سے خارج ہونے والی حرارت فضا میں قید ہو کر درجہ حرارت میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔

درجۂ حرارت میں اضافے سے ہونے والے نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ درجۂ حرارت بڑھنے سے یورپ میں گلیشیر پگھلنے کا خطرہ موجود رہے گا اور سمندری پانی کی رفتار میں اضافے سے برطانیہ کے ساحل پر شدید تبدیلیاں رونما ہونے کا بھی خدشہ ہے۔ اس طرح گرم مرطوب علاقوں میں درجۂ حرارت کے اضافے کے باعث بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ سب سے زیادہ نقصان خوراک کے شعبے میں ہو گا کیونکہ عام درجۂ حرارت میں اضافے کے باعث صحیح طور پر نشوونما نہیں پاسکیں گے اور اسکے نتیجے میں فصلوں کی تباہی کے واقعات سامنے آئیں گے۔ اسی طرح مرطوب علاقوں کی بیماریاں مثلاً ملیریا' زرد بخار وغیرہ کا روایتی مرطوب علاقوں سے دیگر دوسرے علاقوں تک پھیل جانے کا اندیشہ ہے۔

دنیا کے غریب اور زیادہ آبادی والے علاقے مثلاً صحرائے صحارا کے افریقی ممالک' جنوبی ایشیا اور مشرقی ایشیا کے غریب ممالک میں صورت حال زیادہ خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ کیونکہ خراب فصلیں اور خشک سالی بھوک و افلاس کا سبب بنیں گی اور آبادی میں تیز رفتار اضافہ ان مسائل میں مزید اضافہ کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ذرائع پیداوار میں چونکہ کوئی اہم مثبت بہتری سامنے نہیں آئی اس لئے خوراک میں اضافے کو ممکن بنانا مشکل ہو رہا ہے۔

پچھلے برس یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ انٹارکٹیکا کے شمالی حصے میں گھاس اور پھول بڑی تیزی سے نشوونما پا رہے ہیں اور برف کی بڑی بڑی تہیں برف کے عظیم ذخیرے سے علیحدہ ہو رہی ہیں اسی طرح شمالی نصف کرے میں برف کے ذخیرے میں صرف پچھلے 20 سال میں 10 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جو دراصل درجۂ حرارت میں اضافے کے باعث ہوا ہے۔ اس صورت کے نتیجے میں سطح سمندر میں اضافہ ہمارے اندازوں سے کہیں زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔ اندازہ ہے کہ اس صدی کے اختتام تک سطح سمندر میں 10 سے 25 سنٹی میٹر اضافہ ہو گا جو خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔

اس کے برعکس شمالی یورپ اور جزائر برطانیہ وغیرہ میں سردی کی شدت میں اضافہ ہو گا جس کی بنیادی وجہ "گلف سٹریم" میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں ہیں اس کے علاوہ یورپ' روس اور شمالی امریکہ میں سردی کی بارشوں میں اضافہ سامنے آئے گا جو تباہ کن سیلاب لانے کا باعث بنتا ہے اور آنے والے سالوں میں اس میں مزید اضافے کا امکان ہے۔

درجۂ حرارت میں اضافے کا ایک عارضی وقفہ اس وقت آیا جب 1993ء میں فلپائن میں ایک آتش فشاں "پیناتوبو" نے اچانک لاوا اگلنا شروع کر دیا اور اس دوران 20 ملین ٹن گندھک فضا میں بکھر گئی جس کی وجہ سے کئی مہینوں تک فضاء میں موجود گندھک کے ذرات نے سورج کی تیز گرم شعاعوں کا راستہ روکے رکھا اور اس علاقے میں درجۂ حرارت میں ایک بار پھر اضافہ شروع ہو گیا۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اس قسم کی تبدیلیاں آئندہ ڈرامائی انداز میں سامنے آتی رہیں گی۔

ماہرین موسمیات اور دوسرے سائنس دان اس سلسلے میں کافی پُر امید ہیں کہ جدید ٹیکنالوجی اور تحقیق کے نتیجے میں اس مسئلے پر قابو پایا جا سکتا ہے تاہم حکومتوں کے عدم تعاون اور معاشی دوڑ اس راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ 1992ء میں برازیل کے شہر ریوڈی جنیرو میں عالمی ماحولیاتی کانفرنس میں دنیا کے خوشحال اور بااثر ممالک نے ایک متفقہ قرارداد منظور کی تھی۔ جس کے تحت کاربن کے مختلف مرکبات بالخصوص کلورو فلورو کاربن CFC کی تیاری پر مکمل پابندی عائد کرنے پر زور دیا گیا تھا۔ مگر عملی طور پر اس سلسلے میں کچھ نہیں کیا گیا اب جب کہ یہ مسئلہ مزید سنگین نوعیت اختیار کر رہا ہے

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ پاکستان لاہور کا اداریہ 14- جنوری 1998ء

اخبارات میں سے

ہم کس راہ پر چل نکلے ہیں؟

اتوار کو سانحہ مومن پورہ پیش آیا' اس سے اگلے روز لاہور بلوہ وفساد کی گرفت میں رہا' ضلع کچہری ڈی سی کا آفس' پوسٹ ماسٹر جنرل کا دفتر' ایک سینما گھر اور 85 موٹر گاڑیاں نذر آتش ہوئیں۔ دن بھر توڑ پھوڑ کا سلسلہ جاری رہا' جگہ جگہ پولیس اور مظاہرین میں جھڑپیں ہوتی رہیں' مظاہرین پتھراؤ کرتے رہے اور پولیس آنسو گیس پھینکتی رہی' دکانیں اور کاروباری مرکز بند رہے' ادھر نثار حویلی سے مومن پورہ کے مقتولین کے جنازے اٹھے تو سوگواروں نے ماتم شروع کر دیا۔ سینکڑوں افراد آہ وبکا کرتے رہے' شہر میں خانہ جنگی کا سماں تھا' پولیس جانتی تھی کہ جب 22 جنازے اٹھیں گے تو کیسا حشر بپا ہو گا' اسی بناء پر حفاظتی انتظامات کئے جانے چاہئیں تھے' پولیس کی نفری کم تھی رینجرز بلا لئے گئے ہوتے' تباہی تو نہ ہوتی اور کچہری کا کوئی ڈیڑھ سو سال پرانا ریکارڈ اور کئی زیر سماعت مقدمات سے متعلق مواد جل کر خاکستر نہ ہوتا۔ لیکن پیش بینی کی گئی اور نہ ہی مناسب حفاظتی انتظامات کئے گئے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے خاص طور پر ہدایات جاری کی تھیں کہ متوقع رد عمل کے پیش نظر مناسب احتیاطی اور حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں لیکن توجہ کی گئی اور نہ ہی بچاؤ کی تدابیر کی گئیں۔ سانحہ مومن پورہ پر رد عمل تو ہونا ہی تھا' اسے پر امن احتجاج تک محدود رکھا جاتا تو بہتر ہوتا لیکن شدت جذبات کا جو عالم تھا' اس میں یہی کچھ ہونا تھا' جو ہوا' پولیس نے بلوہ و فساد کرنے کے الزام میں بعض گرفتاریاں کی ہیں' سوگواروں نے سانحہ مومن پورہ پر دل کی بھڑاس نکال لی ہے۔ اب اگر انہوں نے احتجاج کیا بھی تو پر امن رہتے ہوئے کریں گے' مقصد تو رنج والم کا اظہار کرنا تھا' جو فساد برپا کئے بغیر بھی کیا جا سکتا تھا۔ مگر ہمارے یہاں تحمل اور ٹھہراؤ کی روایت نہیں' ہر بات میں انتہا پسندی کا شکار ہو جایا کرتے ہیں۔ خدا کرے اب وہ کچھ نہ ہو جو گزشتہ دو دنوں میں ہو چکا ہے' جو افراد مومن پورہ میں حملہ آوروں کی گولیوں کا نشانہ بنے' وہ تو آسودہ خاک ہو گئے' وہ لوٹ کر نہیں آئیں گے' ان کا جانا ان کے عزیزوں کو زندگی بھر ملول اور افسردہ رکھے گا' ان کی طرفداری میں ہنگامہ وفساد برپا کرنے والوں کے جذبات ٹھنڈے ہو جائیں گے اور ایک وقت ضرور آئے گا کہ بے گناہوں کو مارنے والوں کا ضمیر بھی جاگے گا اور انہیں اظہار تاسف پر مجبور کر دے گا۔ جنہوں نے مارنے والوں کے خلاف غم و غصے کے اظہار کے لئے ہنگامہ وفساد بپا کیا' وہ بھی سوچیں گے کہ ان سے جو کچھ سرزد ہوا' کیا اس کا کیا جانا ضروری تھا؟ اس سے کیا مرنے والوں کی روحیں آسودہ ہوئیں؟ کیا مارنے والوں کے لئے کوئی عبرت کا سامان ہوا؟ غم اور غصہ' دوامی نہیں ہوتا' کچھ ہی عرصے بعد غم کم ہوتے ہوتے مٹ جاتا ہے' اسی طرح غصہ بھی اتر جاتا ہے' ایک وقت اٹھنے والی جذباتی لہر کو دشمنِ تمکینِ ہوش قرار دے لیا جاتا ہے' اس سے سب گلے شکوے ختم ہو جاتے ہیں' لوگ آپس میں بولنے اور ایک دوسرے سے معاملہ کرنے لگتے ہیں۔ مہذب اور شائستہ معاشرے' انسانی جذبات کے اظہار کو ضبط میں رکھتے ہیں' دراصل یہ ان کی صدیوں کی تربیت کا اثر اور نتیجہ ہے' ہم مسلمان ہیں' اسلامی تعلیمات نے ہمیں بھی باہم معاملہ فہمی کے کچھ اصول اور ضابطے بتائے ہیں اور ان پر کاربند رہنے کی تلقین کی ہے۔ لیکن ہم ان پر نہ کان دھرتے ہیں اور نہ ان کی پابندی کرتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ عناد اور فساد' ہماری معاشرت کا جزو بن کر رہ گیا ہے اور ہمارے لئے مستقل اضطراب' بے کلی اور بے اطمینانی کا سبب ہے۔ بدگمانی کی فضا میں کون کس کا بھروسہ کرے؟ ایسے میں تو ہر وقت یہی دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کوئی کب کسی کے غضب کا نشانہ بن جائے۔ کراچی میں گزشتہ بیس برس کے دوران کیا ہوا؟ کتنی ہی لاشیں گریں' کتنے ہی گھر اجڑے' حزن وملال کی فضا نے کراچی کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ ہر کوئی اس ڈر میں رہتا ہے کہ جانے کب کس طرف سے گولی آئے اور اس کے جسم و جاں کا رشتہ منقطع کر جائے۔ لیکن جہاں اخوت اور بھائی چارہ ہو گا' ہر کوئی اپنے اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے' دوسروں کے مسلک سے تعرض نہیں کرے گا ہر ایک کے بارے میں خیرخواہی کا جذبہ رکھے گا' تو وہاں کے سبھی لوگ حصار امن میں آ جائیں گے۔ لیکن بدقسمتی سے ہم یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس پر عمل نہیں کرتے' خود بھی خوف زدہ رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی خوف زدہ رکھتے ہیں۔ ایسے میں ہم میں اجتماعیت کا جذبہ کیسے پیدا ہو سکتا ہے اور ہم ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں کیوں کر شریک ہو سکتے ہیں؟ جنہوں نے مومن پورہ میں بائیس لاشیں گرائیں اور پچاس کے لگ بھگ افراد کو زخمی کیا' انہوں نے یہ بھیانک کھیل کیوں کھیلا؟ اور اس کے اگلے روز جنہوں نے بلوہ و فساد کو اس سانحے کے خلاف احتجاج کا وسیلہ بنایا تو کیوں؟ مظلومیت سے بڑھ کر اور کیا احتجاج ہو سکتا ہے؟ انہیں قانون ہاتھ میں نہیں لینا چاہئے تھا' بہرحال جو ہوا' اس میں سب کے لئے سبق ہے۔ بے گناہوں کو خاک وخون میں تڑپا کر ندامت اور خجالت کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا' انتظامیہ کی بے اثری تو اسی سے ظاہر ہے کہ چار دہشت گرد آئیں اور موت بانٹ کر چلے جائیں' نہ ان کی مزاحمت کرنے والا کوئی ہو اور نہ ان کا تعاقب کرنے والا' احتجاج کے نام پر فساد بپا کرنے والے' سرکاری اور غیر سرکاری املاک کو نذر آتش کرتے چلے جائیں اور ان کی روک ٹوک نہ کی جا سکے! یہ بے دست وپائی کی صورت حال ہے' جس پر ہر ذی فہم کو تشویش ہونی چاہئے اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ترکی کے سابق وزیر اعظم اور انکی پارٹی پر پابندی

ترکی کے سابق اسلام پسند وزیر اعظم اور کالعدم رفاہ پارٹی کے سربراہ مسٹر نجم الدین اربکان نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی پر پابندی سے ان کی پارٹی اور ان کے نظریات کی مقبولیت میں کمی نہیں آئے گی۔ کارکن حوصلہ رکھیں۔ اب ہم نئی آب و تاب کے ساتھ ابھریں گے۔

گزشتہ روز عدالت کی طرف سے رفاہ پارٹی کو غیر قانونی قرار دیئے جانے کے بعد اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں پہلے ہی ایسے فیصلے کی توقع تھی۔ ہم نہ تو پریشان ہیں اور نہ ہی مایوس بلکہ اپنے شاندار مستقبل کے لئے پر امید ہیں۔ انہوں نے عدالت کے فیصلے کو غیر منصفانہ قرار دیا۔ اور کہا کہ ہم اس فیصلے کے خلاف انسانی حقوق کی عالمی عدالت سے رجوع کریں گے۔ ہمیں توقع ہے کہ وہاں ہماری بات ضرور سنی جائے گی اور ہمارے ساتھ منصفانہ رویہ اختیار کیا جائے گا۔

سابق وزیر اعظم نے کہا کہ پابندیوں سے اسلامی تحریکیں ختم نہیں ہوا کرتیں۔ تاریخ کا مشاہدہ یہی ہے کہ ان میں ایسی پابندیوں سے پہلے سے بھی زیادہ دم خم پیدا ہو جاتا ہے۔ ہم اپنے نظریات پر یقین رکھتے ہیں اور آئندہ انتخابات میں ہم پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ سامنے آئیں گے۔

امریکہ اور برطانیہ نے بھی ترکی کی طرف سے رفاہ پارٹی پر پابندی کے فیصلے کو نامناسب اور غیر منصفانہ قرار دیا ہے امریکہ نے کہا ہے کہ اس فیصلے سے ترکی میں جمہوریت کو نقصان پہنچے گا۔

ترکی کے آئین کے مطابق سیکولرزم ملک کا بنیادی نظریہ ہے کسی سیاسی جماعت کو اس کے خلاف نظریات پھیلانے کی اجازت نہیں۔ چونکہ رفاہ پارٹی اسلامی نظریات کی حامل تھی اور اس نے اپنے ایک سالہ دور اقتدار میں ملک کے بنیادی نظریے کے منافی اسلامی اقدامات کئے تھے لہٰذا عدالت نے اس پارٹی کو غیر قانونی قرار دے دیا اور سابق وزیر اعظم اربکان کی پارلیمنٹ کی نشست بھی ختم کرا دی۔ مسٹر اربکان کا کہنا ہے کہ دنیا ترک سیکولر حکومت کو قبول نہیں کرے گی۔

ترکی میں اسلامی نظریات پر پابندی اتاترک کے وقت سے عائد ہے اور ترکی کی فوج اس اصول کی حفاظت پر کمربستہ رہتی ہے۔ مسٹر اربکان کی حکومت اور ان کے دور حکومت کے اسلامی اقدامات کو ختم کرنے میں فوج کا اہم ہاتھ ہے۔

OOO

عراق کا اقوام متحدہ کے خلاف اعلان

عراق کے صدر صدام حسین نے ایک بار پھر انتباہ کیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اس کے خلاف عرصہ سات سے سال سے عائد پابندیاں ختم نہ کیں تو وہ اقوام متحدہ سے تعاون ختم کر دے گا۔ اور اسلحہ کی تلاشی کے لئے آنے والے انسپکٹروں کو کام کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔

عراق کے صدر صدام حسین نے یہ بات خلیجی جنگ کی ساتویں سالگرہ کے موقع پر ایک نشری تقریر میں کہی۔ صدام حسین نے کہا کہ امریکہ شیطان عظیم ہے جو اپنے مفادات کی خاطر بے سہارا مگر بہادر عراقی عوام کے لئے طرح طرح کی مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ امریکہ کی یہ بھول ہے کہ وہ اس طرح کی حرکتوں سے عراق کو شکست دے دے گا۔

صدر صدام حسین نے کہا کہ اگر سلامتی کونسل عراق کے خلاف عائد پابندیاں اٹھانے کے لئے کوئی اقدام نہیں کرتی تو عراق کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ باقی نہیں رہ جائے گا کہ پارلیمنٹ کے ایک فرمان پر عمل کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دے۔

گزشتہ نومبر پارلیمنٹ نے حکومت پر زور دیا تھا کہ انسپکٹروں کو اپنا کام مکمل کرنے کے لئے صرف چھ ماہ کا وقت دیا جائے۔ اس کے بعد انسپکٹروں کو ملک سے نکال دیا جائے۔

امریکی ٹیلی ویژن سی این این کے مطابق ہفتے کی صبح سے ہی عراقی عوام نے دارالحکومت بغداد سمیت ملک کے کئی شہروں اور قصبوں میں عراق پر امریکی حملے کے خلاف مظاہرے کئے۔ امریکی پرچم نذر آتش کئے اور صدر صدام حسین کے حق میں نعرہ بازی کی۔

OOO

ڈالر کو پوری دنیا کی کرنسی بنانے کا منصوبہ

مشرقی ایشیا میں مالی بحران کے عروج اور یورپی ممالک میں مخصوص مصنوعات کی گرتی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر ایک بار پھر ڈالر دنیا کی مارکیٹوں پر چھا گیا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس امریکی ڈالر ہوں حال ہی میں روس میں ایسی مثالیں ملی ہیں کہ روسی گھریلو عورتوں نے بڑے بڑے مرتبانوں میں ڈالرز جمع کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ سنگاپور میں کاروباری حضرات اپنے بینک اکاؤنٹس کو ڈالروں میں تبدیل کرا رہے ہیں۔ بڑی بڑی کارپوریشنوں کے مالکوں نے بیرون ملک کمائے جانے والے منافع کو ڈالروں میں تبدیل کرانا شروع کر دیا ہے۔ ارجنٹائن، بیلجیئم، کینیڈا، آسٹریلیا حتیٰ کہ سوئٹزرلینڈ کے مرکزی بینک اپنے سونے کے ذخائر کے بدلے ڈالر خرید رہے ہیں۔ ڈالر کی اس مانگ نے دنیا کی بیشتر مارکیٹوں میں اس کی قیمت بڑھا دی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ امریکی ڈالر کے چھا جانے میں کوئی شک نہیں رہ گیا۔

OOO

عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام امامت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔

کلام الٰہی اور جس کے وجود باجود پر اس عظیم کتاب کا نزول ہوا اس کا فرمان ہے ہر مرد و عورت کے لئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا اس فرمان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کے لئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے اپنے عہد امامت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دیکر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تاکہ اس اعانت کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جا سکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے۔

ان مبارک ایام میں اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کے لئے بھجوائیں۔

یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔

(امداد طلباء نظارت تعلیم ربوہ)

OOO

یادرفتگان

محمود احمد لاہور

مکرم میاں احمد صاحب

میں الفضل میں قریباً یادرفتگان کے بارے لکھے مضامین پڑھتا اور چاہتا کہ میں بھی اپنے بزرگان کی بابت کچھ لکھوں لیکن افسوس کہ جب وہ سب میدان خالی چھوڑ کر چلے گئے ہیں چھوٹی عمر اور ناسمجھ تھا۔ یعنی میں تین سال کا تھا۔ کہ میرے والد بمعہ اپنے دو جوان بھائیوں کے فوت ہو چکے تھے۔ اور اس قت ان کی ایک بہن یعنی میری پھوپھی عائشہ بی بی زندہ تھی۔ جو بعد میں چوہدری حمید اللہ وکیل اعلیٰ کی ساس بنی۔ جو کہ بعمر 82 سال وفات پا چکی ہیں۔ اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

میں نے اپنے دادا کو دیکھا تو نہیں۔ لیکن جوں جوں ہوش سنبھالی کچھ باتیں ادھر ادھر سے معلوم ہوئیں۔ آپ جہلم میں گھڑی سازی کا کام کرتے تھے۔ آپ کا نام میاں احمد تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کو ایک دفعہ مولوی کرم دین بھین والے مقدمہ میں جہلم جانا پڑا تو میرے دادا جناب میاں احمد صاحب نے اپنے ہاتھ سے کھانا بنا کر کھلایا۔ میری نظر میں یہ بھی ایک شرف ہے۔ آپ کے والد حضرت مولوی امیر الدین حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں سے تھے۔ یعنی باپ بیٹا دونوں۔ میرے دادا اپنے باپ کے گھر گجرات محلہ خواجگاں میں فوت ہوئے۔ اور وہیں دفن ہوئے۔ لیکن آپ کی یادگار بہشتی مقبرہ قادیان قطعہ خاص کے احاطہ اندر موجود ہے۔ میرے پڑدادا حضرت مولوی امیر الدین صاحب نے قریباً 130 سال عمر پائی یہ میری ہوش میں فوت ہوئے۔ میں نے صرف اپنے پڑدادا کو دیکھا ہے۔ آپ نے اپنی چارپائی پر تکیہ کے پاس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب حقیقت .... رکھی ہوئی تھی جب لیٹتے اسے کھولتے اور حضرت بانی سلسلہ کی شبیہ مبارک کو دیکھتے۔ آپ بہت ہی صابر و شاکر انسان تھے۔ آپ کے تمام بیٹے، پوتے سوائے ایک پوتی کے ان کی زندگی میں عین عالم جوانی میں وفات پا گئے تھے۔ اس سب کے باوجود آپ اللہ تعالیٰ کے بہت صابر و شاکر بندے تھے۔ لکھنے والے کہتے ہیں۔ کہ جب آپ کے آخری پوتے نذر احمد فوت ہوئے۔ تو آپ نے ان کی میت کے پاس کھڑے ہو کر اپنے رب کو مخاطب کر کے کہا۔ اے اللہ میں تیری رضا پر راضی ہوں۔ آپ نے تمام عمر انتہائی بڑھاپے کی حالت میں بھی کبھی عبادت نہیں چھوڑی۔ ہمیں ہمیشہ یہی کہتے کہ بیٹا احمدیت سچی ہے۔ اسے نہ چھوڑنا اپنا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ فرماتے کہ ایک دفعہ میں کشمیر خانیار میں گیا (آپ کشمیری تھے) وہاں ایک مزار پر گیا۔ غالباً تھکاوٹ کی وجہ سے تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گئے تو کہتے ہیں عین بیداری کی کیفیت میں آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی۔ یہ سعادت بھی نیکوں کا حصہ ہے۔

آپ کی وفات 1948ء میں ہوئی۔ آپ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گجرات کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ لیکن معاندین نے آپ کی قبر کا نشان نہ رہنے دیا۔ پتہ چلنے پر دوبارہ قبر کا نشان بنایا گیا۔ لیکن معاندین نے قبر کا نشان پھر مٹا دیا۔ چونکہ ان کی وفات کے بعد وہاں اہل خانہ میں سے کوئی نہ رہتا تھا۔ لہٰذا پھر ان کی قبر کا پتہ نہ چل سکا۔ لیکن اس قبرستان میں کبھی ان کی یاد میں ہو آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے اور اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور ہمیں آپ کی دعاؤں اور نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

حکومتوں کو چاہئے کہ وہ زیادہ شدت کے ساتھ مؤثر اقدامات کریں اور تحقیق کے ذریعہ ان مرکبات کا نعم البدل تلاش کریں۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

اصلاح احوال کے لئے فوری اور دوررس تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت کا احساس کرنا چاہئے۔ فرقہ وارانہ تشدد کی روک تھام کے لئے' قانون کو حرکت میں لائے بغیر بظاہر کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔ اگر مختلف فرقوں کے سربراہوں نے باہم امن و صلح سے رہنے پر اتفاق اور اپنے پیروکاروں کو اس پر آمادہ کر لیا ہوتا تو اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی تھی۔ لیکن جب عملاً ثابت ہو گیا ہے کہ وہ ایسا کرنے سے قاصر ہیں تو پھر سنجیدگی سے سوچنا چاہئے کہ مختلف الخیال عناصر میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کیا تدبیر ہو؟ مذہب ہمیں کسی سے بیر رکھنا نہیں سکھاتا لیکن معاشرے میں اب جو کچھ مذہب کے نام پر کیا جا رہا ہے' اسے کیا کہیں گے اور اسے کب تک گوارا کئے رہیں گے! حکومت نے دہشت گردوں کی تلاش اور گرفتاری کے لئے بھرپور کوشش شروع کر دی ہے' اسی ضمن میں سپاہ صحابہ اور لشکر جھنگوی کے وابستگان کی گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں۔ جنہوں نے لاہور میں احتجاج کے نام پر بلوہ و فساد کیا' انہیں بھی پکڑا جا رہا ہے۔ حکومت پر لازم ہے کہ وہ آئین و قانون کی پاسداری کرتے ہوئے' امن عامہ کے قیام و بقاء کے لئے موثر اقدامات کرے' فرقہ پرستی میں انتہا پسندی کے عنصر کے سدباب کی صورت نکالے' اس ضمن میں اگر مختلف فرقوں کے علماء کا تعاون حاصل کرنا کارگر ہو سکتا ہے تو اس کے لئے کوشاں ہو' جو عناصر کسی بھی حوالے سے قانون ہاتھ میں لینے کی جسارت کرتے ہیں' ان سے رو رعایت نہ کرے' ان کی کڑی گرفت کرنا پڑے تو اس سے کسی مصلحت کے تحت گریز نہ کرے' عامۃ المسلمین کا فرقہ وارانہ جھگڑوں سے کوئی تعلق نہیں' ان کی غالب اکثریت امن پسند اور صلح جو ہے فرقوں کے اختلاف سے انہیں کوئی تعلق واسطہ نہیں' وہ آپس میں بھائیوں کی طرح ملتے جلتے ہیں' آپس میں خوش دلی سے معاملات طے کرتے ہیں' ان کے معاشرتی تعلقات ہیں' انہوں نے کبھی ایک دوسرے کے تعلق میں

برائے نام غیریت محسوس نہیں کی' انؐ کے ذہنوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت پیدا کرنا اور زہر گھولنا نہ منشائے اسلام ہے اور نہ منشائے انسانیت' ہم 21ویں صدی کی دہلیز پر کھڑے ہیں' دو سال بعد ہم اگلی صدی میں داخل ہو جائیں گے لیکن کیا منہ لے کر؟ دنیا تو چاند پر بستیاں بسانے کی سوچ رہی ہے اور ہم اپنے ہی گھروں کو آگ لگا کر خاکستر کر رہے ہیں! وہ عناصر جو ہمیں رجعت اور تباہی کی طرف لے جانے کے درپے ہیں' انہیں بے اثر کرنے کے لئے آئین و قانون کے تقاضوں کو پوری جرات اور حوصلہ مندی سے پورا کرنا چاہئے اور عوام کو بتانا چاہئے کہ انہیں صراط مستقیم سے بھٹکانے والے ان کے بہی خواہ نہیں' وہ عالمی سطح پر پاکستان کی بے وقری کا موجب ہیں۔

OOO

مجلس موصیان اور وقف عارضی

O "موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق (کلام الٰہی) سیکھنے' (کلام الٰہی) کے نور سے منور ہونے۔ (کلام الٰہی) کی برکات سے مستفیض ہونے اور (کلام الٰہی) کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح (کلام الٰہی) کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔..... اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم (کلام الٰہی) اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔

اس لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجرا کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہو گا۔ اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہو گا کہ وہ گاہے بگاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے"۔

(الفضل 10 اپریل 1966ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (وقف عارضی))

تبدیلی فون

O مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر ضلع نواب شاہ کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ پہلا نمبر 663649 تھا اب نیا فون نمبر 63649 ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

O مکرم مبشر ممتاز صاحب جو کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کام کرتے ہیں کا گلے کا اپریشن ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

O مکرم شیخ رشید اختر صاحب سابق کارکن دارالضیافت ربوہ حال مقیم راولپنڈی کی دل کی Angiography (انجیو گرافی) 98-1-19 کو راولپنڈی میں ہوئی۔ احباب سے موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

O عزیز مرزا عطاء القدوس ثانی صاحب ابن مکرم مرزا محمد اکرم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ بعمر 8 سال کی کھیلتے ہوئے بازو ٹوٹ گئی ہے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ولادت

O مکرم عبدالرؤف صاحب معلم وقف جدید۔ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے بچی کا نام "شائلہ رؤف" تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم ڈاکٹر جمیل احمد صاحب آف ملتان کی پوتی اور مکرم شاہ محمد حامد گوندل آف ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ نومولودہ خادمہ دین باعمر اور سعادت مند ہو۔

سانحہ ارتحال

O مکرمہ طاہرہ یاسمین صاحبہ دختر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب صدر جماعت کمیانہ ضلع گجرات مورخہ 6 جنوری 1998ء کو اپنے گھر واقع بغداد کالونی گجرات شہر دن کے ڈیڑھ بجے ایک ڈاکہ زنی کی واردات میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ مکرم بشیر احمد صاحب گجرات کی اہلیہ محترمہ تھیں وقت وفات ان کی عمر 27 سال تھی۔ جنازہ کمیانہ ضلع گجرات لیجایا گیا جہاں مربی صاحب نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد وہیں تدفین ہوئی۔ موصوفہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

O جماعت احمدیہ چونترہ ضلع راولپنڈی کے سابق صدر جماعت مکرم راجہ دوست محمد صاحب مورخہ 98-1-15 انتقال کر گئے۔ اگلے روز مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ جنازہ مکرم محمد امین صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور قبر پر دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ پرس

O گزشتہ جمعہ کے روز چوک اقصیٰ سے منڈی موڑ کے درمیانی علاقے میں ایک عدد زنانہ پرس گر گیا ہے یہ پرس چھوٹا سا تھا اور اس میں تقریباً سوا پانچ سو روپے تھے۔ جس دوست کو ملے براہ کرم دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

معلمین کلاس کے لئے

انٹرویو

O ایسے نوجوان جنہوں نے معلمین کلاس میں شامل ہونے کے لئے درخواست دی ہے ان کو انٹرویو کے لئے انفرادی خطوط لکھے جا چکے ہیں انٹرویو درج ذیل پروگرام کے مطابق دفتر وقف جدید میں ہو گا۔

1۔ 7 فروری 98ء بروز ہفتہ 9 بجے صبح سندھ۔ آزاد کشمیر۔ ڈیرہ غازیخاں۔ بہاولپور بہاولنگر۔ لیہ ملتان۔ مظفرگڑھ۔ جہلم۔ چکوال۔ قصور

2۔ 4 فروری بروز بدھ 9 بجے صبح دیگر اضلاع کے درخواست دہندگان۔

ناظم ارشاد وقف جدید

اعلان دار القضاء

O محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ وغیرہ ورثاء مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ولد غلام حیدر صاحب ساکن نصرت آباد ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ وہ قطعہ نمبر 11/3 دارالیمن ربوہ برقبہ دو کنال میں سے 11 مرلہ 117 مربع فٹ کے 1/3 کے حصہ دار ہیں۔ ان کا یہ حصہ ان کی اہلیہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم لئیق احمد صاحب عاطف (پسر)
(3) محترمہ مسرت صاحبہ (دختر)
(4) محترمہ طاہرہ صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ ناصرہ صاحبہ (دختر)
(6) مکرم راشد صاحب (پسر)
(7) محترمہ راشدہ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (30) دن کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

گمشدہ لاکٹ

O مورخہ 3 جنوری 1998ء کو ایک سونے کا لاکٹ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں کہیں گر گیا تھا۔ جس کسی کو ملے دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

بازیافتہ سوٹ

O مورخہ 98-1-18 کو "الحق" کی مشین کے پاس دو سوٹ ان سلے ملے ہیں جن صاحب کے ہوں نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے حاصل کر لے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سوئس حکومت نے سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو ان کے شوہر آصف علی زرداری' ان کے فرنٹ مین اور وکیل ٹیگ کے خلاف سیاہ دھن رکھنے اور سوئس قوانین کی خلاف ورزی کے تحت فوجداری مقدمہ درج کر کے انہیں نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ سوئس حکومت نے پاکستان کو فریق بنا لیا ہے۔ احتساب سیل نے سوئس حکومت کو سارا ریکارڈ بھجوانے کی یقین دہانی کرادی ہے۔ مقدمے کی کارروائی کے لئے جج کا تقرر بھی کر دیا گیا ہے۔ 17۔ ایسے بینکوں کے خلاف بھی کارروائی ہوگی۔ جنہوں نے بھٹو خاندان کی ناجائز دولت جمع کر کے سوئٹزر لینڈ کے قوانین کی خلاف ورزی کی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے سوئٹزر لینڈ میں اپنے خلاف ہونے والی کارروائی کے دفاع میں مشہور وکیل مسٹر پانسٹ کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔

○ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی خصوصی ذیلی کمیٹی نے 94ء میں ہیلی کاپٹروں کی خریداری کے نام پر 8 کروڑ روپے کی بلاجواز ادائیگی کے باوجود آج تک ہیلی کاپٹر فراہم نہ کئے جانے کا شدید نوٹس لیتے ہوئے سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف ریفرنس تیار کر کے چیف احتساب کمشنر کو بھجوانے کی ہدایت کی ہے۔

○ حکومت پنجاب نے 26 جنوری 27 رمضان المبارک بروز سوموار اور عید الفطر کے موقع پر 29 جنوری سے 31 جنوری (جمعرات تا ہفتہ) تک تعطیلات کا اعلان کیا ہے۔

○ تیونس کے ایک طویل القامت شخص نے عالم چنا سے دو سنٹی میٹر زائد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس کا نام گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں درج ہونا چاہیئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے صوبہ کے تمام کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت جاری کی ہے کہ وہ آوارہ کتوں کو مارنے کی بھرپور مہم شروع کی جائے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کو سختی سے کچل دیں گے۔ ان عناصر کے سرپرستوں کو عبرتناک سزا دی جائے گی۔

○ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نامعلوم دہشت گردوں نے عورت سمیت پانچ معصوم بچوں کو بے دردی سے قتل کر دیا ہے۔ گھر کا سربراہ حاجی اشرف افطار کے وقت گھر آیا تو اس کی دنیا لٹ چکی تھی۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ احتساب میں کوئی مصلحت حائل نہیں ہونی چاہیئے لوٹی ہوئی دولت کی واپسی کے لئے احتساب کمیشن کو مزید اختیارات دیئے جائیں گے۔

○ ہائی کورٹ کے تحقیقاتی ٹریبونل نے کہا ہے کہ سانحہ مومن پورہ انسانی حقوق کی پامالی سے زیادہ سنگین ہے۔ جسٹس راؤ اقبال نے ریمارکس دیئے کہ مومن پورہ قبرستان کا ایک ہی گیٹ تھا ایک مسلح سپاہی حملہ آوروں کو روک سکتا تھا۔ عدالت نے ہیومن رائٹس کمیشن پنجاب کے صدر کو معاونت کی اجازت دے دی ہے۔

○ بلوچستان حکومت نے کہا ہے کہ پنجاب میں موٹروے بن گیا ہے۔ اور ہمارے لئے پیسے نہیں ہیں۔ گیس رائیلٹی اور دوسرے فنڈ نہ ملنے سے صوبہ شدید مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔

○ وفاقی وزراء نے احتجاج کیا ہے کہ انٹیلی جینس بیوروکریسی کی طرف سے ان کے فون ٹیپ ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔ وزیر اعظم نے تحقیقات شروع کرادی ہے۔

○ فیصل آباد کی ایک جیولر شاپ سے پانچ لاکھ روپے لوٹ لئے گئے ہیں۔

○ سرگودھا میں شرپسندوں نے ممتاز عالم دین سید بشیر حسین بخاری کے مکان کو پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔

○ ذمہ دار ذرائع کے مطابق کشمیر کی کنٹرول لائن پر متعین اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کو واپس بلانے کا بھارتی مطالبہ سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ارکان نے مسترد کر دیا ہے۔

○ کراچی کے صحافیوں نے روزنامہ پاکستان کے ایڈیٹر اور رپورٹرز کی گرفتاری کے خلاف احتجاجاً سندھ اسمبلی کارروائی کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔

○ الجزائر میں مزید 30۔ افراد کو ذبح کر دیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اب تک سینکڑوں افراد کو بے دردی سے قتل یا ذبح کر کے ہلاک کیا جا چکا ہے۔

○ عراق میں امریکی اقتصادی پابندیوں کے باعث 60 عراقی بچے موت کی آغوش میں چلے گئے۔ امریکی باشندوں پر عوام نے ماتم کیا۔

○ ایران کے صدر محمد خاتمی نے کہا ہے کہ امریکہ ہمارے قریب نہ آئے۔ اس کے بغیر ہی ترقی کرسکتے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اجمل میاں کی سربراہی میں قائم سپریم کورٹ کے سات رکنی فل بنچ میں توہین عدالت کے مختلف 14 مقدمات کی سماعت جاری ہے۔ چیف جسٹس نے کہا ہے کہ توہین عدالت میں نیت کا سوال نہیں۔ اس کے اثرات دیکھنے ہوتے ہیں۔ چوہدری فاروق نے عدالت کو بتایا کہ وہاب الخیری ایڈووکیٹ نے اپنے آرٹیکل کے بعض حصوں میں قابل اعتراض باتیں لکھی ہیں اس سے عدلیہ کے بارے میں عوام میں ردعمل نہیں آیا۔ مضمون میں قابل اعتراض زبان استعمال کی گئی۔ اس پر چیف جسٹس نے کہا کہ وہاب الخیری جوشیلے آدمی ہیں۔ اس طرح کا آدمی لکھتا ہے تو ایسی باتیں ہو ہی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سچ لکھنا اچھی بات ہے مگر گالیوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ چیف جسٹس نے وہاب الخیری سے استفسار کیا کہ آپ کی تحریروں میں استعمال کردہ زبان توہین عدالت ہے۔ اس پر وہاب الخیری نے کہا کہ ادب کا دامن نہیں چھوڑا۔ جناب چیف جسٹس نے کہا کہ آپ نے "جنازہ" جیسے الفاظ لکھے۔ اس پر وہاب الخیری نے جواب دیا کہ جناب والا یقیناً عدلیہ کا جنازہ نکال دیا گیا ہے۔

○ وائس آف جرمنی کے مطابق صدر مملکت توہین عدالت ترمیمی بل پر دستخط کرنے سے گریزاں ہیں۔

ضرورت مالی
تجربہ کار مالی کی ضرورت ہے۔ ایورگرین نرسری 22/1 دارالفضل ربوہ سے رجوع کریں۔
طارق ندیم ☎ : 212012

ہر قسم کے جدید و وائیٹی زیورات کا مرکز
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف
☎ : 04524-589

دُعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
20 گرام /40 روپے، 60 گرام /120 روپے، 100 گرام /200 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /300 روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

حیرت انگیز سیل
ایک دفعہ پھر صرف لیڈیز ورائٹی میں
مرینہ وولن پرنٹ • کرشمہ وولن پرنٹ
اوپل وولن سوٹ
صرف /200 روپے
صرف چند ہفتوں کیلئے فائدہ اٹھائیں
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
☎ : 568

سنہری موقع
ربوہ میں سٹیشن روڈ پر نصف کنال پر 5 دکانیں اور مکان قابل فروخت۔ مارکیٹ کے بنانے کیلئے مناسب۔ جلد رجوع کریں۔
رابطہ : ☎ 428004
17 - مین روڈ I/10/4
اسلام آباد

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ

مکان برائے فروخت / کرایہ
سات مرلہ خوبصورت گھر تین بیڈ، اٹیچ باتھ لاؤنج، ڈرائنگ / ڈائننگ، بڑا پورچ قابل دید ڈیزائن مناسب قیمت برائے فروخت کرایہ کیلئے واقع نزد عادل ہسپتال ڈیفنس روڈ
رابطہ : ملک محمود انور لاہور
فون : 6651553

اعلیٰ ورائٹی رعائیت کے ساتھ
سیل ★ سیل ★ سیل
ہمارے ہاں نہایت ہی اعلیٰ رنگوں اور نئے ڈیزائنوں میں تیار لیڈیز کوٹ اور برقعے دستیاب ہیں نیز جارجٹ۔ ڈبل جارجٹ۔ ٹرپل جارجٹ سٹون واش۔ مرینہ۔ لبنیٰ۔ شنگھائی اور دیگر لیڈیز کپڑا • کوٹ پتلون کیلئے لارنس پور کی ورائٹی بھی دستیاب ہے۔ مردانہ کوٹ پتلون۔ واسکٹ۔ ٹوپیس سوٹ کی سلائی بھی کی جاتی ہے • کوٹ پتلون کا کپڑا بھی انتہائی کم قیمت میں دستیاب ہے۔
ایم اشرف ٹیلرز، ریڈی میڈ گارمنٹس اینڈ کلاتھ ہاؤس
نزد مسلم کمرشل بنک قریشی مارکیٹ دکان گلی کے اندر ہے
گولبازار۔ ربوہ فون 211365